ہیں معاشرے کے اندر کام کرنا ضروری ہے۔ اور اس کام کے لیے شدید ضروری ہے کہ اسلامی نظام کا ایسا تصور موجود ہو جس پر دینی حضرات اور جدید لوگوں اور عوام میں سے اسلامی رجحان کے افراد جمع ہو سکیں۔ یہ چونکہ نہیں ہو سکا لہٰذا الجھے ہوئے اسلامی تصورات حکومت پر نہ لوگ جمع ہوئے، نہ کوئی تحریک چل سکی۔ صرف ایک کوشش مولانا مودودیؒ کی کامیاب ہوئی، جنہوں نے "الٰہی جمہوریت" اور "جمہوری خلافت" کا وہ نظریہ پیش کیا جس سے اصولِ دین بھی برقرار رہتے تھے اور وقت کی ضرورت بھی پوری ہوتی تھی۔ اس لیے قدیم اور جدید دونوں قسم کے لوگ ان کی پکار پر جمع ہو کر ایک تحریک اٹھانے کے قابل ہوئے۔

یہ سرسری معروضات نہایت احترام کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ اور میں کیلانی صاحب اور مجلس التحقیق الاسلامی کے بزرگوں کو اصحابِ اخلاق سمجھتا ہوں۔ امید ہے کہ وہ بارِ دیگر بحث کو سوچیں گے۔

ہم کیوں مسلمان ہوئے؟ از پروفیسر عبدالغنی فاروق۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور
صفحات: ۴۳۲۔ مجلد مع گرد پوش۔ قیمت: ۴۸/- روپے

اِس کتاب کا سابق ایڈیشن سوا سال میں ختم ہو گیا اور اب دوسرا ایڈیشن سامنے ہے۔ پروفیسر فاروق صاحب نے مختلف ممالک کے ۶۶ ایسے نومسلموں کے بیانات یا انٹرویو جمع کیے ہیں جنہوں نے اپنے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ کس محرک کے تحت مسلمان ہوئے۔ ۶۶ افراد میں سے اکثر کی ذہنی کشمکش کی داستانیں طویل بھی ہیں اور بعض کو بڑے مصائب میں سے گزرنا پڑا ہے۔ اِن نومسلموں نے بالعموم ہم مسلمانوں کے اعمال و اخلاق اور فرقہ بندیوں کو نظر انداز کر کے براہِ راست خدا اور رسولؐ کا اسلام قبول کیا ہے۔ ورنہ وہ اگر ہمیں معیارِ فیصلہ بناتے تو شاید پہلے سے بھی زیادہ اسلام سے دُور ہو جاتے۔ دوسری طرف اگر ہم مسلمان خود اندرونِ ملک اور بیرونی ممالک میں جا کر سفیرِ اسلام اور داعیِ اسلام کی حیثیت سے زندہ رہیں اور ہم تضادِ قول و فعل کے مرض سے محفوظ ہوں تو اسلام کے پھیلنے کی رفتار تیز ہو سکتی ہے۔

خاص اہمیت کی بات یہ ہے کہ ان ۶۶ افراد میں متعدد اصحاب (یا خواتین) علمی مقام رکھنے والے